منشورِ محمدیؐ

۱۳۱۰ھ
بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؐ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ تورات بلا توریہ انجیل بتجیل ؐ گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۲۵ ررجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ ہجریؐ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

(حیدر آباد دکن مین)

انجمن تبلیغ اسلام حیدر آباد دکن کے ذریعہ جن لوگون نے اسلام قبول کیا تھا ان کی مجموعی تعداد ۲۹۹ درج منشور محمدی نمبر ۱۵ جلد ۱۹ مطبوعہ ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ ہوی تہی مگر اسکے بعد سے ابتک ۳۵ دوسرے آدمیون نے بہی اسلام قبول کیا ہے جن مین ۲ عیسائی ۳ برہمن ۳ راجپوت اکایت ۲۲ مرہٹہ اور ۲ پارسی ہین. موخر الذکر ۲ پارسی جو مسلمان ہوے ان کے نام محمد تقی و محمد نقی رکہے گئے ہین یہ دونون قریب کے رشتہ دار ہین تلاش اسلام مین بمبئی سے حیدر آباد آئے تھے. انجمن تبلیغ اسلام کے معتمد جناب سید مرتضی صاحب قادری مشہور جریدہ روزگار کی صحبت مین دو تین دن رہے پھر جمعہ کو مشرف باسلام ہوے دونون انگریزی مین لایق اور اسودہ حال اور خود روٹی کمانے کی لیاقت رکہتے ہین

نومسلمان انجمن کی تعداد اب ۳۳۴ کو پہونچ چکی ہے.

(دہلی مین)

ایک ہندو اور دو مستورات بروز جمعہ (۳ جنوری مطابق ۱۵ رجب کو) جامع مسجد مین مشرف باسلام ہوے نام عبد الخالق رکہا گیا. (وکیل نمبر ۴ جلد ۳)

(پنجاب اور سندہ مین)

معزز ہمعصر محمڈن ابزرور بلوچستان گزٹ سے ناقل ہے کہ اسلام سندہ اور پنجاب مین زور سے ترقی کر رہا ہے اور مخالفت اور حملون کے باوجود دونون ضلعون مین لوگ مذہب اسلام قبول کر رہے ہین. ہم نے سنا ہے کہ چند ہفتون کے قبل دو کنبہ شریف ہندون کے مشرف باسلام ہوے.

(کایم گنج ضلع ٹراونکور مین)

جناب سید ثناء اللہ صاحب مفتی القاف محمڈن ٹریچر تحریر فرماتے ہین جس مقام مین بندہ کا مورہ ہوتا ہی

چار پانچ آدمی مشرف باسلام ہوا کرتے ہین۔ شہر کوچین مین بیس پچیس آدمی مسلمان ہوے جسکی کیفیت شمس الاخبار مین طبع ہوی تہی۔ کایم گلم ضلع ٹراونکور مین محرم سے رجب تک جو اشخاص مسلمان ہوے ان کی فہرست یہ ہی۔ چنگولی ہندو معہ دختر ہفت سالہ جسکا نام آمنہ اور دختر کا عایشہ رکہا گیا۔ برید سریانی کرسچن عبدالرحمن نام رکہا گیا۔ انہ کتھولک کرسچن عایشہ نام رکہا گیا کرشنہ ہندو عبداللہ نام رکہا گیا۔ کنجی ایپن ہندو عبدالرحمن نام رکہا گیا۔

ڈاکٹر جے۔ سی سانڈلبرگ کا اسلام کے طرف میلان

ڈاکٹر ہموصوف جو امریکہ کے طرف سے بغداد مین سفیر یا کانسل کے عہدے پر مامور کئے گئے ہین بغداد جاتے ہوے کلکتہ مین اترے تھے جہان چند دن قیام کیا ان کو اسلام کے طرف زیادہ میلان اور دلچسپی ہے کلکتہ کے جناب عبدالحمید صاحب ممبر انجمن اہل حدیث کلکتہ جب تجارت کے غرض سے امریکہ گئے تھے وہان انکی اور ڈاکٹر ممدوح کی بہت ملاقات رہی اور ان سے ڈاکٹر صاحب اسلام کے حالات کو سنکر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ کلکتہ آئے تو عبدالحمید صاحب کو بذریعہ خط کے اپنے آنے کی خبر دی اور صاحب ممدوح نے ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ انجمن اہل حدیث کلکتہ کے طرف سے ڈاکٹر صاحب کی دعوت کی گئی جہان انہون نے اسلام کے خوبی اور صداقت پر لکچر دیا اور کہا کہ بغداد مین جہان وہ جاتے ہین اسلام کے مزید حالات دریافت کرنے کا موقع نا ملیگا۔ امید ہی کہ چند ہی دن مین ڈاکٹر صاحب ممدوح جناب محمد الگزانڈر رسل وسبکی طرح اسلام سے مشرف ہونگے۔

البیان لفصاحۃ القرآن

اس کتاب کو فاضل اجل عالم اکمل جناب مولانا مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ کلکتہ نے تصنیف فرمایا ہے کہنے کو تو ۵۶ صفحہ کا مختصر سا رسالہ ہے اور حسن علی عیسائی کے دو صفحہ والے رسالہ منفحۃ الاسلام کے جواب مین تالیف کیا گیا ہے مگر مولف نے دراصل قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو نہایت عمدگی اور وضاحت سے ثابت کیا ہے اور گویا دریا کو کوزہ مین بھر دیا ہے۔ حسن علی عیسائی کے اعتراضون اور لایعنی باتون کی خوب دھجیان اوڑائی ہین فضلاے یورپ اور اہل الراے مغرب کے اقوال اور آراء سے جابجا اپنے دعوون کو مدلل کیا ہے۔ الفاظ و آیات کلام مجید کی فصاحت و بلاغت کو شعراء و فصحاء زمانہ جاہلیت کے اشعار و قصاید و دواوین سے خوب ثابت کیا ہے۔

ماہران فن مناظرہ اہل کتاب کے زمرہ مین مولوی صاحب جسقدر وقعت سے دیکہے جاتے ہین وہ مخفی نہین ہے۔ جن صاحبون نے آپ کی تالیفات و تصنیفات کا معائنہ و ملاحظہ فرمایا ہے وہ اس تصنیف کا خوب اندازہ کر سکتے ہین۔ مطبع انتظامی کانپور مین محمد عبدالواحد صاحب کے اہتمام سے طبع ہوا ہے اور شاید مولف سے ۲ رقیمت پر مل سکتا ہے۔

قرائض فیضیہ فی الفرائض والولاء والوصیہ

اس رسالہ مین جسکے مصنف جامع معقول ومنقول حاوی
فروع واصول جناب مولوی ابوالفیض محمد حسن صاحب
فیضی حنفی ساکن بہین علاقہ چکوال ملک پنجاب نے
مسائل فرائض وولاء ووصیۃ کو نہایت عمدگی سے عربی
مین منظوم فرمایا ہے اسکی فائدہ مندی اور عمدگی کے
لحاظ سے فخر پنجاب جناب راجہ جہانداد خان صاحب
چیف آف ٹکھر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے جو بجاے خود
ایک عالم وفاضل ہین فاضلان اسلام اور طالبان
علوم عربیہ کے لئے اسکے نصف نسخون کو خرید کر وقف
فرمادیا ہے اور نصف آنہ کا ٹکٹ بھیجنے سے مذکور
رسالہ مصنف کتاب سے مل سکتا ہے۔

وزیرے چنین شہریارے چنان

(بقیہ جواب نور افشان نمبر ۲۴ جلد ۲۰)

ان بچہ ڈنڈون یہ کہتے نہ پھرینگی - دور کر کو دور پرے
تو ہی نہ ٹوٹا پاپڑ - اچھا صاحب جب تک گورنمنٹ
عادل ہندوستان مین موجود ہے آپ کو امن دی
گئی - اب کوی مسلمان اگر اس امن پسند زمانہ مین آپکی
اوپر جہاد کرے تو ہمارا ذمہ ہے اور آپ بہی حد سے
آگے قدم نہ رکہے - سچ ہے خداوند نے تم کو وہ دل
جو سمجہے اور وہ آنکہین جو دیکہین اور وہ کان جو
سنے آجتک نہین دئے استثنا ۲۹-۴ - جہان صلح
اور امن ہو اور ظلم ہو تو وہان جہاد کی ضرورت
ہوتی ہے اور جس جگہ صلح وامن ہو وہان ضرورت
نہین اگر انصاف کے آنکہ سے قرآن شریف اور
بیبل کا مطالعہ کروگے منکشف ہوجائیگا - مگر نفسانی
آدمی خدا کی روح کی باتون کو قبول نہین کرتا کہ دے اسکے
آگے بیوقوفیان ہین اور نہ وہ انہین جان سکتا ہی
کیونکہ وہ روحانی طور سے پرکہے جاتے ہین ۱ کرنتیون
۲-۱۴ - اب انجیل ہاتہ مین لیکر کہدو کہ امریکہ ولنڈن
وجرمن وفرانس وکلکتہ وغیرہ مین ہزارون عیسائی
اس صلح وامن پسند زمانہ مین لاکہون پڑہکر کلیسیا سے
نکل آئے اور لا الہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ پڑہ کر دائرہ
اسلام مین داخل ہوے - ان پر کسنے تلوار چلائی ۱۲
مسٹر جان ڈنپورٹ صاحب ونیومن صاحب وگاڈ
فری ہگنس صاحب اکابرین عیسائیون کو کب عہدہ
تلوار پہونچا کہ قرآن شریف آنحضرت کو منجانب خدا
مان لیا اور عملداری ردم مین ہزارون یہود ونصاری
رعیت موجود ہین ان کو مسلمان کرنے کے غرض سے کون
جبر کرتا ہی یا ان کی فرایض مذہبی ادا کرنے مین کون
مانع ہی - اب اپنے عیسائی بہائیون کے کرتوت دیکہئے
روس سے یہود رعایا کی خراب حالت کی جگر خراش
رپورٹین متواتر آتی ہین ہزارون نے اپنی جائداد ین
بیچ ڈالین اب ان کو کوی کام نہین ملتا - نکلنے کی نوبت
نہین آتی - کاشتکار یہودیون کی حالت اور بہی بدتر
ہے مرتے ہین اور کوی نہین پوچہتا دیکہو نور افشان
نمبر ۸ جلد ۲۰ مطبوعہ ۵ مئی سنہ ۱۸۹۲ء -

قولہ کیونکہ ہم خوش ہین اگر کسی صورت سے اس تعلیم کا
خمیر اہل اسلام کے دلون سے نکل جاے اور آیندہ
محمدی پشتین ایسی خونریزی کی تعلیم وطریقہ کو بالکل
بہول جاوین الخ -

اقول ان پر واویلا ہے جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہتے ہین اور روشنی کی جگہ اندہیرا اور اندہیرے کی جگہ روشنی کرتے ہین اور مٹھائی کے بدلے کڑوائی اور کڑوائی کے بدلے مٹھائی رکھتے ہین یسعیاہ ۵-۵۰

۲۰- ہم بھی بہت خوش ہین کہ مسائل جہاد بیبل مقدس سے نکالدئے جائین اور بذریعہ اخبار نور افشان یا رسالہ کے مسائل اسلامیہ پر حملہ اور نہ ہون تاہم آپکو جواب الزامی ندیا کرین۔ غور کر دیکھئے اگر آپ اعتراض نہ کرتے تو ہم قلم کیون اٹھاتے۔ اور یہ ہی جہاد بنیاد ہے پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کرین ویسا تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیون کا خلاصہ یہ ہی متی ۷-۱۲۔ محمدی پشتین مدت سے عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ رہکر امن چین سے رہتے ہین۔ اور نہ کسی قسم کی روک ٹوک ہی ہان اگر پادریون کا مزاج گورنمنٹ کا ہوتا تو ہندوستان مین مسلمان دوا کو بھی نہ ملتا۔ آپ دھینگا دھینگی سے خونریزی کی تعلیم محمدی مذہب پر تہمت دیتے ہین اور بیبل مقدس کی خونریزیان اور عیسائی جہادیون کی نار افشانی نہین دیکھتے۔ قتل عام۔ گنتی ۲۱-۱۔ اور جانوران بے گناہ کا قتل یسوع ۶-۲۱۔ عی کا آگ سے پھونک دینا یسوع ۸-۹

قول بانی اسلام اور اوسکے خلفاء اور شاہان اسلام نے اشاعت اسلام کے لئے بشدت تلوار چلائی۔

اقول تم ابھی جسمانی ہیاسی لئے کہ جب ڈاہ اور جھگڑا اور جدا جدا ان تم مین ہین تو کیا تم جسمانی نہین اور آدمی کی چال پر نہین چلتے اول قرنتیون ۳-۳۔

پادری صاحب گستاخی معاف آپ بیبل مقدس سے اور قرآن شریف و تواریخ سے بے بہرہ ہین۔ اگر آپکو تحقیق حق منظور ہو تو قرآن شریف و تواریخ اسلام سے جو مقام آپ کو نہایت ہی ناپسند معلوم ہو معہ حوالہ تحریر فرمائیے پھر دیکھئے کہ ہم مطابق اوسکے دو دو مقام بیبل مقدس و تواریخ مسیحیان سے آپکو معائنہ کرا دینگے۔

قولہ بلکہ انکا مطلب تو یہ ہے کہ۔ قرآن صاف صاف جہادی تعلیمات سے پر ہے اور یہ اسکے منجانب اللہ ہونے کی ایک صریح دلیل ہے۔

اقول ماشاء اللہ چشم بد دور۔ اپکی دلیل آپ ہی کو کہوتی ہے اس دلیل سے بیبل مقدس جو کہ جہادی تعلیمات سے پر ہے الہامی نہ رہی کتب ہنود مین ہی جہادی تعلیم موجود ہے وہ بھی خارج از الہام ہوئین۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ خبردار اس منھ سے پھر بیبل مقدس کو الہامی نہ کہنا۔ سچ ہے۔ گرے ہے سر کے بل جو مثل فوارہ اوچھلتا ہے۔ پنڈت جی بھی وید کھول کے دیکھ لین۔ ہدایت کرشن جی کی ارجن کو۔ اسوقت تجھے بہشت بلا طلب میسر ہوتا ہے پس اسوقت کو غنیمت سمجھ۔ باور کر اگر تو میدان مین مریگا بہشت مین جگہ پاویگا دیکھو گیان پرکاش اوبھیائی ۲-سلوک ۳۲ و ۳۷ واسطے مدد دینے نیکیون کے اور استقبال بدون کے اور قایم کرنے بنیاد عدل کے اور اکھاڑنے دیوار ظلم کے مین پیدا ہوا ہون تاکہ آیندہ کوئی اپنے حد سے باہر پاؤن نہ دھرے اور سا فراط و تفریط ہونے نہ پاوے دیکھو گیان پرکاش اوبھیائی ۴ سلوک ۳ جدہ کرنا راج نیت ہی اور اس سے راجون کو فضیلت ہوتی

ہے چونکہ تو اس کام کے جوگ ہے پس تجھے لازم ہے کہ بدکار
ظالمون کو سزا دے گیان پرکاش ادیای ۳-۲۰-

[illegible]

بقیۂ تحریر مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب
فتحپوری

پھر ابن عباس سے جامع ترمذی مین روایت ہی قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی
رجلا او امرأۃ فی الدبر یعنے خدا توجہ نہین کریگا طرف
اس مرد کے جو مجامعت کرے مرد سے یا عورت سے اسکے
دبر مین (صحیح مسلم مین ہے) ان الیہود کانت تقول
اذا اتیت من دبرہا فی قبلہا ثم حملت کان ولدہا احول
فانزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ان شاء
مجبیۃ او غیر مجبیۃ غیر ان ذلک فی حمام واحد۔ یہود
کہتے تھے کہ اگر مجامعت کیجاوے سانہ عورت کے پیچھے
سے اور اسکے قبل مین اور حامل ہوجاوے تو وہ بچہ احول
ہوگا تو یہ آیت نازل ہوی نساؤکم حرث لکم الآیۃ یعنے

اگر چاہے اوندھا لٹا کر یا سیدھا لٹا کر مگر یہہ کہ ہووے یہ جماع
حمام واحد مین یعنے ایک سوراخ معین مین اور دوسری
روایت احمد و ابو داؤد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ہین کہ جو کوی اپنی بی بی سے حیض کے
اوقات مین صحبت کرے یا پیچھے کے جانب یہ فعل کرے
تو وہ شخص بیزار و منکر ہوا شریعت محمدی سے جب ہم
تفسیر آیۃ کی از روے لغت عرب اور بیان صاحب وحی
علیہ السلام کے مطابق تشریح مذکورۂ بالا کے کر چکے تو ہم
کو کچھ ضرورت نقل کرنے قول کسی مفسر کی نہین رہی یہ
بھی ہم واسطے دفع شبہات حمقا و جہلا اور حاسدین
و منکرین کے اقوال مشاہیر مفسرین کے اس آیت کی تفسیر
مین نقل کرتے ہین رئیس المفسرین علامۂ زمخشری کشاف
مین لکھتے ہین قولہ تعالی حرث لکم مواضع حرث لکم وہذا
مجاز شبہت بالمحارث تشبیہا لما یلقی فی ارحامہن من
النطف اللتی منہا النسل بالبذور وقولہ تعالی فاتوا
حرثکم انی شئتم تمثیل ای فاتوہن کما تاتون اراضیکم
اللتی تریدون ان یجئ منہا زرعکم ای جہۃ شئتم لا یخظر
علیکم جہۃ دون جہۃ المعنی جامعوہن من ای شق
اردتم بعد ان یکون المأتی واحدا۔ وہو موضع الحرث
وموقع قولہ تعالی نساؤکم حرث لکم موقع البیان
والتوضیح۔ فقولہ تعالی فاتوہن من حیث امرکم اللہ
یعنے المأتی الذی امرکم اللہ بہ ہو مکان الحرث ترجمۃ
وتفسیر وازالۃ الشبہۃ ودلالۃ علی ان الغرض
الاصیل فی الاتیان ہو طلب النسل لا قضاء الشہوۃ
فلا تاتوہن الا من المأتی الذی یتعلق بہ ہذا الغرض

انتہی قاضی ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیضاوی مین
لکھتے ہین قولہ تعالی۔ واللہ یحب المتطہرین المتنزہین
عن الفواحش والاقذار کمجامعۃ الحائض والاتیان
فی غیر المأتی نساؤکم حرث لکم مواضع حرث لکم شبہہن
بہا تشبیہا لما یلقی فی ارحامہن من النطف بالبذور
فاتوا حرثکم ای فاتوہن کما تأتون المحارث وہلم
کا لبیان بقولہ تعالی۔ فاتوہن من حیث امرکم اللہ
انی شئتم من ای جہۃ شئتم روی ان الیہود کانوا
یقولون من جامع امرأتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد
احول فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فنزلت انتہی۔ تفسیر مظہری۔ یحب المتطہرین من
الاقذار کمجامعۃ الحائض والاتیان فی الادبار فحرمۃ
اتیان النساء فی ادبارہن ثبتت بہذہ الایۃ نساؤکم
حرث لکم یعنی مواضع حرث لکم شبہہن بہا تشبیہا لما
یلقی فی ارحامہن من النطف بالبذور یعنی اینیج لکم
اتیانہن حذرۃ ابقاء النسل فاتوا حرثکم یعنی فرجہن
فہو کالبیان لقولہ تعالی فاتوہن من حیث امرکم
اللہ انی شئتم یعنی کیف شئتم فان کلمۃ انی مشترکۃ
فی معنی کیف واین ولا یتصور ہہنا معنی این فانہ
یدل علی عموم المحل ومحل الحرث لیس الا واحدا فتعین
معنی کیف ولفقہہ ماسنذکرہ من التحقیق فی سبب
نزول الآیۃ وقدموا لانفسکم یعنی لا تقصدوا بالنکاح
الحظوظ العاجلۃ بل اقصدوا المنافع الراجحۃ الی
الدین من تحصین الفرج والولد الصالح یدعوہ و
یستغفر انتہی۔ تفسیر حسینی۔ نساؤکم حرث لکم۔ زنان
شما موضع کشت زار شما اند یہود میگفتند کہ ہرگاہ در وقت
مباشرت ظہر زوجہ جانب او باشد فرزند احول آید جواب
از حق سبحانہ تعالی رسید کہ زنان شما محل زرع ومنبت
اولاد اند فاتوا حرثکم پس بیائید بکشت زار خود انی
شئتم ہر چہ گونہ کہ خواہند بطریق ادبار واقبال واستلقا
وغیر آن چون مأتی واحد باشد یعنی موضع حرث بود
نہ محل فرث وفراسبس وارید لانفسکم برای نفس خود
یعنی طلب ولد کنید انتہی۔ ترجمہ شاہ عبد القادر رحمۃ
اللہ علیہ۔ عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری سو جاؤ
اپنے کہیتی مین جہان سے چاہو یعنے جس راہ سے چاہو
جاؤ یعنے کہیتی ہی مین کہیتی وہی ہی جہان تخم ڈالے
تو اوگے اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے یعنے اس
صحبت مین نسبت چاہیے اولاد کی تاکہ ثواب ہو انتہی
تفسیر درمنثور مین ہے کانت الیہود تقول اذا اتی
الرجل من خلفہا فی قبلہا ثم حملت جاء الولد احول
فنزلت نساؤکم حرث لکم الآیۃ ان شاء مجبیۃ غیر ان
ذلک فی حمام واحد انتہی۔ یہان تک ہمنے مفسرین
عالیشان کے اقوال تفسیر آیہ مین نقل کئے اب ہم
فقہاء اربعہ کے مذہب کے کتابون سے ان کے
اقوال نقل کرتے ہین صاحب ہدایہ جو حنفی مذہب
ہین لکھتے ہین من اتی امرأتہ فی الموضع المکروہ او عل
عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ۔
ویعزر وقالا ہو کالزنا یحد وفی الجامع الصغیر یوضع
فی البحن حتی تیبس لنووی شارح مسلم جو شافعی المذہب
ہین لکھتے ہین اتفق العلماء الذین مونہم علی تحریم

وطی المراۃ فی دبرہا جالسًا کانت او طاہرۃ لاحادیث
کثیرۃ مشہورۃ قال اصحابنا لایحل الوطی فی الدبر فی
شیئ من الآدمیین ولا غیرہم من الحیوان فی حال
من الاحوال انتہی اسمیں جو موطا امام مالک کی
شرح ہی لکھا ہے اما الاتیان فی الدبر فحرام ممن فعلہ
جاہلًا بتحریمہ نہی عنہ فان عاد عزر انتہی۔ باقی آیندہ

جناب شیخ محمد الگزانڈر رسل وب صاحب
کا لکچر جو حیدرآباد میں دیا گیا۔ (بقیہ)

تعریفات زمانہ حال متعدد اور متفاوت ہین ایک
مصنف نے یون کہا ہے۔ دین اقرار اتحاد قانون
فطرت کو کہتے ہین وہ تعلیم کرتا ہے کہ ہم لوگ اپنے
کو ایک کل کے اجزا سمجھین۔
دوسرے نے یون لکھا ہے۔ تصرف اور علم ماہیت اشیا
کو اخلاق سے کوی ایسا تعلق نہین ہے دین علم معہ
عبادت کے سوا کوی دوسری شی نہین ہے۔
میکس مولر یون لکھتا ہی۔ ہم جس کتاب کو کھولتے ہین
اسمین دین کی ایک نہ ایک تعریف پائی جاتی ہے
دین کو کسی نے علم کہا ہے اور کسی نے نادانی۔ دین
کو کسی نے آزادی کہا ہے اور کسی نے پابندی۔ دین
کو کسی نے خواہش کہا ہے اور کسی نے ترک خواہشات
دین کو کسی نے تصور خاموش کہا ہے اور کسی نے خدا
کی شوکت دار عبادت۔ لوگون نے اس لفظ کے
معنے جو چاہا کہدیا ہے کم عمر شعرا کہینگے کہ شاعری انکا
دین ہے کمسن صناع کہینگے کہ صنعت انکا دین ہے۔
حالانکہ پورانے لوگون کے نزدیک پاکیزہ دین یتیم

اور بیواؤن کی مصیبت مین کام آنا اور اپنے کو آلایش
دنیاوی سے مبرا رکھنا ہے۔
اس مادہ مین ہم کو یہ خیال رکھنا ضرور ہی کہ دین
اور تصوف مین تفاوت ہی۔ یہ دونون الفاظ بیشتر
غلطی سے ایک معنے مین مستعمل ہوتے ہین ہم کو سمجھنا
چاہیے کہ دین اصل ایک شی ہے اور تصوف اس شے
کے علم اور اسپر خوض کو کہتے ہین۔
ہربرٹ اسپنسر کہتا ہے کہ دینی خیالات سے کوی
شخص مستثنی نہین ہے اکثر لوگون کا یہ خیال ہے کہ
دین کو عقلی ذریعون سے تعلق نہین ہے مگر ہم لوگ
اس امر کے اقرار کرنے کے لئے مجبور کئے گئے ہین کہ وہ
تجربون کے رفتہ رفتہ مجتمع ہونے سے حاصل ہوتا
ہے واقعات خارجی سے جسقدر تجربے حاصل ہوتے
ہین ان سب کا ایک مجموعہ بن جاتا ہے اور ہم لوگ
اس امر سے اقرار کرنے کے لئے مجبور کئے گئے ہین ان
واقعات سے ایک حالت طاری ہوتی ہے جس سے
دینی خیال کی ترقی ہوتی ہے اور ہم یہ بھی خیال کرنے
کے لئے مجبور کئے گئے ہین کہ وہ بھی مثل دوسری صلاحیتو
کے باقاعدہ ہے اور ہم یہ بھی نتیجہ نکالنے کے لئے مجبور
کئے گئے ہین کہ یہ خیال ایک طرح سے بہبود انسانی کے طرف
موصل ہے۔
اس کہلے اقرار سے ایک ایسی دلیل قایم ہوتی ہی جو
کہ ہماری تحقیقات مین کام آئیگی کیونکہ وہ ہم کو
انسان کی عقل دینیات اور اسکے منشا پر غور
کرینگا راستہ بتائیگی ہر زمانہ مین ہر فرقہ اور ہر قوم

کا ایک مذہبی خیال ایک خاص طرز عبادت رہا گیا
ہے آجکل عیسائی ممالک کے باہر ایسے لوگون کا مجمع
دریافت کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہے جن مین
مذہبی خیال کے اظہار کی کوی صورت نہو بعض جزائر
بحر پیسفک کے باشندے ایسے ہین جن کو کسی مذہب
کے آدمی سے ملاقات نہین ہوی ہے اوسپنسر ہی ان
کے مذہبی مراسم ہین اور وہ حیات ثانی کے قائل ہین
یہ عقاید مثل اہل اسلام عیسائی اور بودہیون کے
عقاید کے ہین اس سے یہ احتمال پیدا ہوتا ہی کہ ضرور
یہ عقاید انہین مذاہب سے مستنبط ہین جزائر فلیپاین
کے کوہستان مین بعض ایسے جنگلی قومین ہین جن کو
اسپینیون نے زیر نہین کیا ہے جن کو گوری صورتون
سے سخت نفرت ہی اور جن کو کسی دوسری ملک یا
مذہب کی واقفیت نہین ہے مگر زمانۂ سلف سے بعض
عیسائیون کے مثل ان کے بہی مذہبی خیال اور مذہبی
اعمال ہین۔

مذہبی صلاحیت کی بنیاد کیا ہی؟ دلائل موجودہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہی مثل دوسری صلاحیتون کے
ہے وہ صرف اتفاق یا تعلیم کا نتیجہ نہین ہوسکتی۔
تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کا وجود
ہر زمانہ مین تھا اور یہ بہی صاف طرح پر دیکھا گیا ہے
کہ مذہب استحکام کے ساتھ وہان بہی تھا جہان تعلیم کو
دخل نہ تھا نا تربیت یافتہ اور غیر مہذب ہونیکی حالت
مین بہی وہ جزو فطرت انسانی تھا جیسا کہ اعلیٰ ترقیات
علمی کے بعد وہ رونق افزای فروغ انسانی ہوا ہم

قاعدہ کلیہ یہ دیکھتے ہین کہ تربیت یافتہ حضرات غیر
تربیت یافتہ طبقات کے اعتبار سے مذہبی قیود کے
کم پابند ہوتے ہین۔

مین ان امور کے مادہ مین عرض کر چکا جن کے طرف
آپ لوگون کی فکر اور توجہ کو مائل کرنا چاہتا تھا
اب ہم لوگون کو مشہور مسائل کے طرف رخ کرنا چاہئے
اور دیکھنا چاہئے کہ یہ سائنس اس سوال کا اور چند
دوسرے سوالون کا جواب دیسکتی ہے یا نہین جنکے
مادہ مین ہم اس سے پوچھنا چاہتے ہین ہم نے اکثر سنا
ہے کہ سائنس اور دین مین تضاد ہے مگر اوسکا صرف
یہ مطلب ہے کہ نیچری مذہب اور نیچری سائنس مین
تضاد ہے سچے دین اور سچے سائنس مین تضاد نہین
نیچری عقاید اور نیچری سائنس کے تطابق کی کوشش
ہمیشہ رایگان ہوی ہے اور رہوگی۔

عقائد عامہ کی تجزی اور منتہاے سائنس کی بحث
کو ملتوی کرکے یہ دیکھنا چاہئے کہ علم کونسی بات سے
بے بہرہ ہے ہم دیکھتے ہین کہ ایک مستقل غیر منقلب
قاعدے کے مطابق درخت بڑہتے ہین اور پہول
کہلتے ہین ارباب علم اس قاعدہ کو رمز مخفی کہتے ہین۔
ابہی تک وہ نہین بتا سکے ہین کہ زندگانی کیا چیز ہی
روح بہی کوی شی ہے یا نہین اور اگر ہے تو مرنے کے
بعد کیا ہوجاتی ہے۔ تعلیم یافتہ اطبا کل اعظام عضلات
اعصاب اور اجزاے جسم کے اسما مقامات اور افعال
بتا سکتے ہین اگرچہ طحال ان سب سے مستثنیٰ ہے مگر وہ
مطلقاً نہین جانتے ہین کہ وہ کونسی قوت ہے جو کہ

آدمی کو زندہ متنفس معمور محبت و نفرت ہوا و ہوس انسانی
رکھتی ہی اگر ایک چھری یا گولی دل یا دماغ مین گھس جاے
تو ہیئت جاندار ایک لوتھ بے حس و حرکت و بیجان ہوجاے
اور فوراً ہی خراب ہونے لگے اور کیڑے اور پتنگون کی
صورت مین ایک دوسری ہی چیز ہوجاے - کیا کوی صاحب علم
اسکو جاندار محبت دار اور متنفر بنا سکتے ہین جیسا کہ وہ
ماقبل تہا - ہرگز نہین - اوسمین کوی شی تہی جو نکل
گئی - وہ شی پلٹ نہین آسکتی - وہ کونسی شی تہی اور کہان
گئی؟ سائنس اس جگہ ساکت ہی - سائنس بتا سکتی ہی کہ
بجلی کیا شی ہے؟ ہرگز نہین - اور اسپر ہی مغربی دنیا مین
اور علی الخصوص امریکہ مین اس بحر کو لوگون نے جمع کیا
ہے اور اس سے مختلف کام لیتے ہین - لوگون نے اسکو سڑک
کی گاڑیون مین لگایا ہی اور سڑک پر اور گہرون مین
اس سے شمع کا کام لیا ہی اسکے ذریعہ سے آدمی کی آواز نہ
سیکڑون کوس اور تحریری پیغام ہزارون کوس جاتے
ہین مگر وہ کیا شی ہی؟ سائنس نہین جانتی - سائنس نے
طوفان کے آنے کی بہت کچہ صحت کے ساتہ پیشین گوی
کرنے کے لئے تعلیم کیا ہی مگر وہ نہین بتا سکتی ہی کہ کس قوت
کے باعث کبہی تو ہنہناتی سنسناتی ہوی آندہی چلتی
ہی اور کبہی آہستہ خوشگوار ہوا بہتی ہی وہ نہین جانتی ہی
کہ نیند کیا چیز ہی اور ہم لوگ خواب کیون دیکہتے ہین
وہ نہین بتا سکتی ہے کہ کسطرح اور کیون ہم لوگ سمجہتے
ہین - سائنس نے بہت کچہ فطرتی امور تعلیم کیا ہے جن چیزون
کو وہ کاٹ سکتی ہی گلا سکتی ہی اور جانچ سکتی ہی لیکن
وہ ایک نہایت مقتدر شی معلوم ہوتی ہے لیکن جب
اسکو حیات و موت کے مسائل ادق سے سروکار ہوتا ہی اور
اس قانون سے جس کی فطرت محکوم ہی سامنا پڑتا ہی تو وہ
تاتہ گرا کر سر جہکا کر بیٹہ جاتی ہی کچہ بس نہین چل سکتا - باقی آیندہ

اسلام کے دنیاوی فیضان

اسلام کی فیاضانہ کوششین اور عام فیضان نہ صرف اسقدر
ہے کہ دینی برکتین اور روحانی فیض نے ہمارے نفسون کو پاک
کر دیا اور ہم ایک خدا برحق اور قادر مطلق کے سچے بندہ
بن گئے بلکہ ہم کو جس طرح تدبیر طرز معاشرت کے عمدہ طریقے اخلاق
ستودہ - اوصاف حمیدہ - افعال پسندیدہ اقوال پسندیدہ ہی تعلیم
فرمائے گئے ہمکو نماز روزہ زکوۃ حج کے سامعاملات مین لین دین
مین بیع شری مین شایستہ اصول اور شستہ قواعد سکہلا
گئے آداب مین تعظیم والدین - تکریم بزرگان تعلیم اولاد -
تنظیم بلاد - حفظ مال - حفاظت اموال - غرضیکہ کیا تدبیر منزل
اور کیا سیاست مدن نہ صرف سرسری طور پر بتلائی بلکہ اسکی
خوبیان دلون مین متمکن کر دی گئین - اتحاد اور اتفاق کی
بنیادین کچہ ایسے طور پر قایم کی گئین جس کی خوبیان دلون
مین متاثر و متمکن ہو گئین ہر ایک مسلمان اپنا مال اپنی
دولت یہان تک کہ اپنی جان کو بہی اسلام کے نام پر تصدق
کر دینا ثواب عظیم اور اپنی مغفرت کا ذریعہ سمجہنے لگا یہ اس
قوم مین اوصاف پیدا ہو گئے جو لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے -
بتون کو آدمی بہینٹ دیتی تہے اپنے اپنے باپ کی مدخولہ
عورتون کو اپنا ترکہ سمجہتے تہے ڈاکہ زنی لوٹ مار اس کا پیشہ
تہا - جس مین نفاق کی آگ ایسی بہڑکی ہوی تہی کہ ادنی
جہگڑے اور لڑائیون مین سالہا سال گذر جاتے تہے ایسے
باہم متفرق اور ایک دوسرے سے بے نیاز تہے کہ ان مین کوی

مذہبی صلاح اور قومی اتحاد کی امید نہ تھی اور یہی وجہ تھی کہ عرب پر کسی غیر ملک الون یا کسی رئیس کو تسلط اور تمکن حاصل نہین ہوا کیونکہ جب جماعتین ایسے متفرق ہوجائین جس کا کوی راس الرئیس نہو تو انکا مسخر اور منقاد کر لینا نہایت دشوار ہے۔

یہودی وسط عرب۔ عیسائی مصر۔ شام۔ حبش مین تاجدار تھے عرب مین حرا دغسان اور یمن کے عیسائی سلطنتین موجود تھین بجز اسکے مین بنی حارث اور یمامہ مین بنی حنیفہ اور تمیم مین بنی طے اور بنی تغلب یہ سب عیسائی قومین رہتی تھین مگر ان سے نہ انکی اخلاق مین سنجیدگی نہ انکے اوضاع واطوار مین شایستگی نہ انکی حالت مین تغیر نہ ان کے صفات مین تبدل نہ ان کے تمدن و رسم ورواج مین اصلاح نہ ان کی طرز معاشرت مین فلاح ہوی اور مذہب مین۔ تو اینجا نہ تمام آفتاب است از ہر عرب کی کینہ ورزی وغرور ونفاق کی عادت کو ملاحظہ کیجئے اور اسلام کے اتحاد اور آزادی اور عاجزی صلح اور عفو کو ملاحظہ فرمائیے اور پھر اس کلی تبائن کے منشا عرب ہی کی وہ حالت جو اسلام کے بعد ہوی۔ جوش قومی اتحاد باہمی۔ اتفاق عام۔ ملکی موافقت۔ صلح پسندی۔ مہمان نوازی۔ راستی۔ راستبازی اخوت دینی ہمدردی گویا از سر نو ایک جدید طبقہ پیدا ہوگیا وہ پہلے خیالات بالکل محو سہو ہوگئے وہ کیفیت بدل گئی وہ خلقت نئی ہوگئی وہ حیلت ہی نہین رہی۔ حکما کا مسئلہ کہ تغیر اخلاق غیر ممکن ہے اسلام نے اس قول کو بالکل مٹا دیا۔ اور بتا دیا کہ تغیر اخلاق ممکن ہے۔ قومی تفرقہ اور طبعی بغض وعناد سب جمعیت واحدہ۔ اور یگانگت اور قوت متحدہ کی صورت مین پیدا ہوگیا۔

نہ صرف مصالح نوعیہ اور مفید عام مین صلاح اور شایستگی کی گئی بلکہ صدقات اور خیرات مساکین سائلین محتاجین فقرا کو دینا ان کی دستگیری کرنا ایک مراتب خاص کے ساتھ تعلیم کیا گیا۔ وآت ذی القربی والیتامی والمساکین پہلے عزیزون اور اقربا کو۔ پھر یتیمون کو پھر فقیر ومحتاج کو صدقہ دے اس سے بڑھکر صیغہ وقف کا ہی جسے زمانہ جاہلیت مین کوی نہین جانتا تھا اور اس امر خاص مین مسلمانون کی سخاوت۔ اور فیاضی تواریخ دہر اور صفحہ عالم مین فرد المثل ہے (اڈوارڈ گبن صاحب) لکھتے ہین کہ مسلمانون کی نیکیان (خیرات) جانورون کے حق مین بھی ہوتی ہین اور قرآن مین محتاج اور فقرا کی اعانت اور مدد کرنیکی مکرر تاکید اور مزید تجدید ہی اور اس کو محض تبرع یا ثواب کے طور پر بلکہ فرض اور حکم ناگزیر کے طور پر واجب قرار دیا ہی۔ مسلمان شاید ایسے مناسب شریعت ہین جنہون نے خیرات کا ٹھیک اندازہ کیا ہی اسکی مقدار معین جائداد کی نوعیت اور مقدار پر بدلتی ہی مثلاً زر نقد یا مویشی یا غلہ یا اثمار یا اسباب تجارت مگر جب تک کہ اپنے مال کا دسوان حصہ قدے اسنے پوری تکمیل شریعت کی نہین کی۔ درحقیقت فیاضی بنیاد ہے عدالت کی اور جن لوگون کی اعانت ہم کو لازم ہے ان کو ضرر پہنچانا ممنوع ہے کوی منتہی عالم لاہوت اور برزخ کے مغیبات اور اسرار بیان کیا کرے مگر احسانات کے احکام مین اسکو ہمارے ہی دل کے احکام بیان کرنے ہونگے پیغمبر اسلام کے پرزور لکچرون اور پر اثر نصیحتون نے عرب کے خونخوار اور وحشی قومون مین اتحاد واتفاق پیدا کر دیا خدا نے ان کے سخت دلون کو نرم کر دیا ان کے

تونے کو مٹا دیا - لاتفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم
اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا -
ترجمہ - اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا
اپنے اوپر جب تم تھے آپس مین دشمن پھر الفت دے
تمہارے دلون مین اب ہو گئے تم اوسکے فضل سے بھائی
اخوت دینی کے برتاؤ نے عام ہمدردی پیدا کر دی
اور وہ دیگر قومون کے سمانہ بھی رحم دلی اور مہربانی
سے پیش آئے یہان تک کہ اسلام کے مبارک قدم
جس قوم اور جس فرقہ اور جس ملک پر پہونچے اہل ملک
اور وہ قوم بجاے اسکے کہ وہ اس انقلاب سے ناراض
ہون مسلمانون کی رحم دلی اور فیاضی اور راستبازی
سے نہایت مسرور اور خوشنود ہو گئے (ڈاکٹر جے ای
کانڈی صاحب) اپنی تاریخ اسپین مین لکھتے ہین کہ وہ
شرطین جو مفتوحہ قوم پر قایم کی گئین ہتین کہ لوگ
بجاے تکلیف کے مسلمان فاتحون سے مطمئن ہو گئے
مذہبی رسمون کے بجا لانے مین آزادی - گرجا اور عبادت
خانون کی بخوبی حفاظت مال وجان سے پورا اطمینان
یہ سب امورات اطاعت کے معاوضہ مین نہ تھے بلکہ
فاتحون کی ذاتی تہذیب تھی جو محصول لگایا گیا تھا
وہ بہت کم تھا اور تمام لوگون کو اہل عرب پر پورا
اعتبار تھا کیونکہ عرب اپنے عہد و پیمان کو خوب قایم
رکھتے ہین اس عام انصاف سے جو ہر درجہ کے لوگون
سے بلا تمیز کسی مذہب اور قوم کے کرتے تھے وہ تمام
قومون کی آنکھون مین ہر دل عزیز ہو گئے نہ صرف
اپنے انصاف سے یہ ممدوح خلائق ٹھیرے بلکہ وسعت
اخلاق اور فیاضانہ کارروائیون اور خاطر مدارات سے
عزت کی آنکھون مین جگہ پائی ایک نامی مورخ انگلستان
لکھتا ہی کہ جب صلاح الدین نے دوبارہ بیت المقدس
کو فتح کیا تو وہ ان سے اسطرح پیش نہ آیا جیسا کہ دشمن
صدی کے اخیر لڑائی مین فتح کرنے والے عیسائی مسلمانون
سے پیش آئے تھے اور جنہون نے بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان معہ زن و فرزند کے
قتل کر ڈالے تھے بلکہ اسنے کچھ ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ
نے امن مانگا تو سلطان نے ان عیسائی قیدیون پر
نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تھے کہ اپنی
رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکے انہین مفت آزاد کر دیا -
اس بادشاہ کے اخلاق کے سامنے بادشاہ فرانس تو
کیا بلکہ رچرڈ شیر دل کی بھی کچھ حقیقت نہین - ملک
اسپین کو جو آبادی اور ترقی مسلمانون کے زمانہ مین
ہوی اسکی نسبت ایک فرانسیسی عالم لکھتا ہی کہ اسکی
ترقی اور آبادی کا قیاس اسپر کر لینا چاہئے کہ مقام قرطبہ
مین دو لاکھ گھر اور چھ سو مسجدین اور چالیس شفاخانہ
اور اسی عام مدرسہ اور نو سو حمام تھے اور سڑکون پر
قندیلین اسقدر روشن تھین کہ شہر کے چلنے والے اس
کی روشنی مین چلتے تھے غیر مذہب والون کے سمانہ جو
اخلاق بانی اسلام نے کئے وہ ان مثالون سے ظاہر
ہے کہ عیسائی لوگ جب مدینہ مین آئے تو خود آنحضرت
صلعم نے اپنی ذات سے ان کی مہمانداری کی باوجودیکہ
رومن کیتھولک تھے اور تثلیث کے قائل مگر اجازت دی
کہ اپنی نماز اسی مسجد مین ادا کرین جو ایک خدائے ذوالجلال

کا نام پکارنے کو بنائی گئی تھی۔

اور جب بیت المقدس فتح ہوگیا تو وہان کے عیسائیون نے اصحاب رسول کی جو کہ بیت المقدس کے فاتح تھے دعوت کی چنانچہ ان سب نے دعوت قبول کی عیسائیون نے گرجے مین ان سب کو کھانا کھلایا وہ سب کھانا کھاتے جاتے تھے اور گرجے کی تصویرین دیکھتے جاتے تھے۔

سلطان صلاح الدین ہی عیسائی بادشاہون سے باوجودیکہ ہمیشہ انکا مقابلہ کرتا رہا نہایت حسن اخلاق سے پیش آتا اور ان کی تعظیم کرتا امیر صید اجو عیسائی مذہب رکھتا تھا جب صلاح الدین کے پاس آیا تو اسنے نہایت تعظیم وتکریم کی اور اسے اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور شقیق کا امیر جو کہ فرنگیون کے نامی امیرون مین سے تھا جب سلطان کے خیمہ پر آیا تو اوسنے بڑی عزت کی اور اسکے ساتھ کھانا کھایا۔

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے بزرگون کا آداب بڑے بوڑھون کی تعظیم بات چیت مین نرمی واعتدال ملحوظ رکھنا کسی کی طرف جھوٹ وغیبت کی نسبت کرنے کا خیال نکرنا طعن وطنز کا لحاظ فحش اور اخلاق وحیا کی خلاف باتون سے نفرت یا بے پوچھے کسی بات مین دخل نہ دینا سرگوشی نہ کرنا جاہل وناداتون سے نہ جھگڑنا مذہبی گفتگو بے ضرورت نہ کرنا بیہودہ ہنسی اور جہل سے نفرت کرنا یہ وہ آداب مجلس تھے جن کے لحاظ نہ رکھنے سے انسان بدتمیز اور سوسائٹی سے خارج کیا جاتا تھا۔

ماں باپ کے آداب کی نہایت تاکید کی گئی جن لوگون نے کسی نہایت متعصب مسلمان ترک کو اپنی بوڑھی عیسائی ماں کو اتوار کے دن اپنی پیٹھ پر سوار کرکے گرجا نماز پڑھانے لیجاتے دیکھا ہوگا وہ نہایت تعجب کرتے ہونگے کہ مسلمانون کے بانی مذہب نے ماں باپ کی نہایت تعظیم وادب کی تعلیم فرمائی ہے۔

رسید زرمن ابتدای ماہ محرم

(بقیہ از نمبر ۱۸)

بمشکوری تمام ان صاحبون کے نام نامی واسماے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے قیمت اخبار سے تائید فرمائی ہے

جناب مولا بخش صاحب بیلاڑہ	صہ
جناب منشی محمد انور خان صاحب سب انسپکٹر مونگیر	عہ
جناب زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی	عہ
جناب محمد مرزا مغل بیگ صاحب ڈاکٹر ہیدرآباد	صہ
جناب مرزا فطرت بیگ صاحب انسپکٹر پولس رائی پور	صہ
جناب ڈاکٹر محمد یونس خان صاحب سول اپاتھری آرنی	صہ
جناب محمد رضی الاسلام صاحب تحویلدار کپورتھلہ	صہ
جناب تہیا فلس عرف سید غلام قادر شاہ صاحب ڈیرہ غازیخان	عہ
جناب رام نرائن مالک کارخانہ عطر لکھنؤ	عہ
جناب منشی بدرالدین بن عبداللہ صاحب قورجی پی بمعرفت جناب علی میان ابراہیم صاحب انوری ایجنٹ اخبار منشور محمدی بمبئی	صہ
جناب حسین شاہ میان صاحب مدراس	صہ
جناب منشی شیخ صادق علی صاحب مختار عام نواب صفیہ جہان بیگم صاحبہ قنوج	عہ
جناب شیخ عبدل صاحب مستری پانڈوا	صہ
جناب ولی محمد خان صاحب مشہور بمبئی	عہ
جناب منشی محمد پیران صاحب پوسٹ ماسٹر پالم کوٹہ	صہ

تہی۔ رائل۔ ربڑ اسٹامپ کمپنی۔ پوسٹ آفیس مانڈوی بمبئی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا۔